خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

۱۸۔ مارچ ۱۹۹۵ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۵-۸۰ نمبر ۶۲ ہفتہ ۱۶ شوال ۱۴۱۵ھ ۱۸ امان ۱۳۷۴ ہش ۱۸ مارچ ۱۹۹۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پرہیز گاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو

پرہیز گاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو۔ اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر ایک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہوگی اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء ہر ایک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

مرنے کے بعد ایک بعث ہوتا ہے جیسے کہ حدیث میں ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ خدا سے بہت ڈرتا تھا لیکن خدا کی قدرتوں کا اسے علم نہ تھا۔ تو اس نے وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا اور میری خاک کو دریا میں ڈال دینا (تاکہ میرے اجزاء ایسے منتشر ہو جاویں کہ پھر جمع نہ ہو سکیں) جب وہ مرگیا تو اس کے ورثاء نے ایسا ہی کیا، لیکن خدا نے اسے عالم برزخ میں پھر زندہ کیا اور پوچھا کہ کیا تو اس بات کو نہ جانتا تھا کہ ہم ترے اجزاء کو ہر ایک مقام سے جمع کر سکتے ہیں اور تجھے ہماری قدرتوں کا علم نہ تھا۔ اس نے بیان کیا کہ چونکہ مجھے اپنے گناہوں کی سزا کا خوف تھا۔ اس لئے میں نے یہ تجویز کی تھی۔ آخر اس خوف کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ (ملفوظات جلد سوم ص ۴۸۳)

مذہب خدائی نعمتوں میں سے بہت بڑی نعمت ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

ایک قصہ مشہور ہے کہ ایک عورت نے انگوٹھی بنوائی اور اس کے اظہار کے لئے بہت طریق استعمال کئے مگر کسی نے توجہ نہ کی۔ آخر اس نے اپنے گھر کو آگ لگادی جب لوگ دوڑ کر آگ بجھانے کے لئے آئے تو اتفاقاً ایک عورت کی انگوٹھی پر نظر پڑگئی۔ اس نے کہا کہ بہن یہ انگوٹھی تم نے کب بنوائی تھی۔ اس نے کہا کم بخت اگر تو اس کے متعلق پہلے ہی پوچھ لیتی تو میرا گھر کیوں جلتا۔ ایسا تو کوئی بیوقوف ہو گا جو ایک انگوٹھی کے دکھانے کے لئے اپنے گھر کو آگ لگا دے مگر ہاں اس حکایت کے بنانے والے نے اس سے یہ ظاہر کیا ہے کہ انسانی فطرت میں یہ بات ہے کہ وہ اپنی اچھی چیز کو ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس جب انسانی فطرت میں یہ بات پائی جاتی ہے اور پھر مذہب خدا کی نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت ہے تو جس کے پاس یہ ہو اس کے دل میں اس کے ظاہر کرنے کے لئے کم از کم اس عورت جتنا تو جوش ہونا چاہئے جس نے انگوٹھی دکھانے کے لئے اپنے گھر کو آگ لگادی تھی۔ جس کے پاس سچا مذہب ہو اسے تو اس وقت تک چین نہیں آنا چاہئے جب تک کہ اپنے مذہب کا اظہار دوسروں پر نہ کر لے۔ انگوٹھی کو اگر لوگ دیکھ بھی لیتے تو انہیں کیا فائدہ ہوتا۔ کچھ نہیں۔ مگر مذہب تو ایک ایسی چیز ہے کہ اگر یہ کسی شخص کو دی جائے تو دینے والے کو خود بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے اور جتنا کسی کو دے اتنا ہی اپنے پاس اور زیادہ پاتا ہے کیونکہ خدا کا وعدہ ہے جو دوسرے کو دیتے ہیں ان کو خدا اور دین کے سمجھنے اور اپنی محبت میں بڑھنے کی توفیق دیتا ہے۔ گویا مذہب ایک اس قسم کی چیز ہے کہ جس قدر اس کو ظاہر کیا جائے اسی قدر زیادہ چمکتی اور روشن ہوتی ہے۔ بعض کپڑوں کے رنگ اس قسم کے ہوتے ہیں کہ دھوپ میں خوشنما نہیں لگتے اس لئے دکان دار ان کو چھاؤں میں مکان کے اندر رکھتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ وہ دھوپ میں اور چمکتے ہیں ان کو ایسی جگہ رکھا جاتا ہے جہاں روشنی اچھی طرح پڑتی ہو یہی حال سچے مذہب کا ہے اس کو جس قدر زور سے روشنی میں لایا جائے اور لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے اسی قدر وہ زیادہ خوشنما اور عمدہ نظر آتا ہے اور پیش کرنے والے کو بہت زیادہ روشن کر دیتا ہے۔ پس ایک ایسی چیز جس کے پیش کرنے سے پیش کرنے والے کو بیش از پیش فائدہ ہو اس کے ظاہر کرنے کے لئے تو بہت زیادہ کوشش کرنا چاہئے۔

(از خطبہ ۱۷۔ نومبر ۱۹۱۶ء)

اعلان برائے پنشنران

○ صدر انجمن احمدیہ کے جملہ پنشنران فوری طور پر اپنا موجودہ ایڈریس اور اپنے بیوی بچوں کے اسماء اور عمریں جن کے اخراجات پنشنر صاحبان خود برداشت کر رہے ہوں سے دفتر محاسب کو مقامی صدر صاحب / امیر صاحب کی تصدیق کے بعد جلد از جلد اطلاع دیکر مشکور فرماویں۔ شادی شدہ اور برسر روزگار بچوں کے نام شامل نہ کئے جائیں۔

(محاسب صدر انجمن احمدیہ)

عطیہ بمد گندم

○ ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ نمبر ۲۰۸۔ ۴۵۵۰/۳ معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمادیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم جلسہ سالانہ ربوہ)

اعلان داخلہ

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں جماعت ششم (اردو میڈیم) میں داخلہ مندرجہ ذیل شیڈول کے مطابق ہوگا۔

داخلہ ٹیسٹ ۹۵-۴-۸ بروز ہفتہ صبح ۸-۳۰ بجے (اردو، ریاضی) خواہش مند طلباء فوری طور پر دفتر سے داخلہ فارم حاصل کر کے جمع کروادیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

موصیان کرام

○ پنشن کے کمیوٹ شدہ حصہ پر حصہ آمد کی ادائیگی لازمی ہوگی اور موصی کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اس پر حصہ آمد یکمشت ادا کرے یا کسی خاص مجبوری کی وجہ سے ایسا نہ کر سکتا ہو تو حسب ضابطہ مجلس کارپرداز سے اجازت اور مہلت حاصل کرے۔

○ دفتر بہشتی مقبرہ سے خط و کتابت کرتے وقت یا مقامی جماعت میں چندہ وصیت ادا کرتے وقت اپنا نام۔ ولدیت یا زوجیت اور نمبر وصیت ضرور لکھا کریں۔ اسی طرح تبدیلی رہائش کے وقت نئے پتہ سے دفتر کو اور مقامی جماعت کو ضرور آگاہ کریں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

درخواست دعا

○ مکرم مظفر احمد ڈوگر صاحب کارکن نظارت اشاعت کے بھتیجے عزیز مفتاح الظفر عمر دس سال کو چوٹ لگنے سے دائیں بازو میں فریکچر ہوگیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

جب تک انسان سمجھ کر بات نہ کرے اور تذلل اس میں نہ ہو تو خدا تک بات نہیں پہنچتی

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۸ - امان ۱۳۷۴ ہش ۱۸ - مارچ ۱۹۹۵ء

احمدیت کی غرض وغایت - اور ہم

ہم میں سے ہر شخص کو لازم ہے کہ وہ اس بات کو اچھی طرح جانے کہ احمدیہ جماعت کا فرد ہونے سے اس پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے جو اس جماعت کی بنیاد رکھی تو آپ کی اس سے غرض کیا تھی۔ جب تک وہ غرض سامنے رہے اور ہم اس کے مطابق اعمال بجالاتے رہیں اس وقت تک کہا جاسکتا ہے کہ ہم واقعی اور حقیقی طور پر اس جماعت کے فرد ہیں اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پیروکار۔ لیکن اگر وہ غرض ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو جائے تو بے شک بظاہر ہم جماعت ہی کے ایک رکن رہیں۔ حقیقی طور پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ہم صحیح معنوں میں احمدی ہیں۔ وہ غرض کیا ہے جس کے لئے اس جماعت کی بنیاد رکھی گئی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے اپنے الفاظ میں وہ غرض یہ ہے:-

"خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے۔ تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا سے مفقود ہو گئی تھی۔ اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائے نہیں جاتے تھے۔ دوبارہ اسے قائم کرے"

گویا کہ اس مختصر سے ارشاد میں حضرت صاحب نے جماعت کی بنیاد رکھے جانے کی غرض حقیقی معرفت کا واپس لانا اور حقیقی تقویٰ و طہارت کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنا ہے۔ حقیقی معرفت سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو جانے اور پہچانے۔ اور اس کی منشاء کے مطابق اپنی زندگی بسر کرے۔ کیونکہ معرفت پورے طور پر جان لینے کا نام ہے ہر وہ شخص جو پورے طور پر اللہ تعالیٰ کو جان لیتا ہے اس کے لئے لغزش کا کوئی امکان نہیں رہتا۔ وہ خدا تعالیٰ کی منشا کے مطابق زندگی گذارنے کو ہی حقیقی زندگی سمجھتا ہے اور اس سے ایک قدم بھی ادھر ادھر ہونا برداشت نہیں کرتا۔ دراصل دنیا میں جہاں جہاں اور جس جس طرح بدی پائی جاتی ہے اور گناہ گاری کی جو شکلیں ہمارے سامنے آتی ہیں ان سب کا باعث اللہ تعالیٰ کو نہ جاننے اور نہ پہچاننے میں مضمر ہے۔ اسی طرح حقیقی تقویٰ و طہارت۔ تقویٰ جیسا کہ ہم جانتے ہیں اس بات کا نام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں نیک کام کئے جائیں اور اس سے ڈر کر برے کاموں کو چھوڑا جائے۔ یہی وہ بات ہے جو ہمیں سیدھے راستے پر چلا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کا ڈر۔ محبت ہمیں نیکیوں کی طرف مائل کرتی ہے اور ڈر ہمیں برائیوں سے بچاتا ہے اور اگر ہم واقعی نیکیوں کی طرف مائل ہوں اور برائیوں سے ڈرتے رہیں تو کہا جاسکتا ہے کہ ہم نے اس طہارت کو پالیا ہے جو روحانی زندگی کی جان ہے۔ پس ہم میں سے ہر شخص کو کوشش کرنی چاہئے کہ حضرت صاحب کے اس ارشاد کے مطابق حقیقی معرفت پیدا کریں اور حقیقی تقویٰ و طہارت کو دنیا میں دوبارہ قائم کریں۔ پہلے اپنے وجودوں میں اور پھر دنیا بھر میں۔ یہی ہماری جماعت کی غرض وغایت ہے اور اسی کے مطابق ہمیں اپنی زندگی بسر کرنی چاہئے۔

غریب ہونا بہت خوب تو نہیں لیکن
غریب دل کی پذیرائی ہے زمانے میں
ہر اس امیر پہ فضلِ خدا کا سایہ ہے
ملے سکوں جسے اوروں کے دکھ مٹانے میں

ابوالاقبال

○

فضا یک بیک مسکرائے تو جانوں
اچانک کوئی آج آئے تو جانوں

امیدوں کی بے کیف سی تیرگی میں
ستارہ کوئی جھلملائے تو جانوں

اداسی کی خاموشیاں توبہ توبہ
کوئی روح کے گیت گائے تو جانوں

پیامِ اجل بن کے آنے سے مطلب؟
مری زندگی بن کے آئے تو جانوں

یہ کیا طُور پر جلوہ سامانیاں ہیں
کوئی میرے پہلو میں آئے تو جانوں

اسے بھول جانے کی ٹھانی ہے میں نے
ستمگار اب یاد آئے تو جانوں

ستم پر ستم ڈھانے والا کبھی تو
کرم پہ کرم بھی دکھائے تو جانوں

نسیم اس حسیں چاندنی کے سماں میں
کوئی آج بے وعدہ آئے تو جانوں

نسیم سیفی

جس کے اخلاق اچھے نہیں اس کے ایمان کا خطرہ ہے

○ جس کے اخلاق اچھے نہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔ کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے۔ اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا۔ پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو) اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کرکے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے۔ بلکہ چاہئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے۔

○ تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے۔ گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا اور جبکہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں۔ شیطان ان پر چڑھ نہیں سکتا ہر ایک جو پاک ہوا یقین سے پاک ہوا۔ یقین دکھ اٹھانے کی قوت دیتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد یوسف بقاپوری

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب

حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین اپنے والد محترم اللہ دین ولد ماؤجی کی چار شادیوں میں سے پہلی بیوی کے بطن سے بمقام بمبئی ۱۲- اکتوبر ۱۸۷۷ء کو پیدا ہوئے۔ آپ میانہ قامت تھے چہرہ خوبصورت و باوقار- روشن آنکھیں- خوبصورت داڑھی- جسم سڈول اور خوبصورت آواز عمدہ- دھیمی اور آہستہ آواز میں گفتگو کے عادی- زیادہ تر خاموش- ہروقت ذکر الٰہی میں مصروف رہنے والے چہرہ مطمئن اور اس پر ہلکا تبسم کھیلتا رہتا-

۱۹۱۳ء میں جب آپ کی عمر ۳۶ سال تھی- رسالہ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) قادیان کی طرف سے یہ رسالہ آپ کی فرم کے نام اشتہار حاصل کرنے کے لئے موصول ہوا- اس سے پہلے قادیان کا نام آپ نے کبھی نہ سنا تھا- مذہب سے دلچسپی نہ ہونے کی وجہ سے یہ رسالہ کئی روز تک آپ کی میز پر پڑا رہا- ایک دن آپ کی نظر اس کے آخری صفحہ پر پڑی- جس میں کتاب "ٹیچنگ آف......" کے بارے میں اشتہار تھا- یہ کتاب بانی سلسلہ کی کتاب "......اصول کی فلاسفی" کا ترجمہ ہے- وہ منگوائی اور مطالعہ کیا-

حضرت سیٹھ صاحب نے ۹- اپریل ۱۹۱۵ء کو امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن کے دست مبارک پر بیعت کی- خدمت دین کے لئے روپیہ مطلوب تھا- آپ کے پاس صرف والد صاحب کی چھوڑی ہوئی تجارت تھی- جس سے والد صاحب کچھ روپیہ جمع نہ کر سکے تھے- تو سیٹھ صاحب اس تجارت میں کیا کر سکتے تھے- لیکن اللہ تعالیٰ نے جو تمام برکات کا منبع ہے- اسی تجارت میں برکت دی- اور پہلے سال سے ہی اس نے ہزار ہا روپیہ کا منافع دینا شروع کر دیا- جو ہر سال ترقی کرتا گیا- حتیٰ کہ چند سالوں میں ان کا سرمایہ لاکھوں تک پہنچ گیا- ۱۹۵۲ء تک قبول احمدیت کے ابتدائی ۳۷ سالوں کے پہلے ۲۲ سال میں ۳ لاکھ روپے اور بعد کے ۱۵ سالوں میں ۸ لاکھ روپے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت دین کے لئے خرچ کرنے کی توفیق ملی- یہ رقم سکہ کی موجودہ قیمت کے لحاظ سے کئی کروڑ روپے کے برابر ہے-

حضرت امام جماعت ثانی نے ۱۹۳۳ء کے جلسہ سالانہ میں اپنی ایک تقریر میں فرمایا "سیٹھ عبداللہ الہ دین کے بیعت کرنے سے پہلے شیخ یعقوب علی عرفانی نے مجھے لکھا کہ سکندر آباد میں ایک مخیر سیٹھ ہیں- جو احمدیت کی طرف مائل ہیں- دعا کریں کہ وہ احمدیت میں داخل ہو جائیں اس وقت میں نے دعا کی اور رؤیا میں دیکھا کہ تخت بچھا ہے- جس پر سیٹھ صاحب بیٹھے ہیں- رؤیا میں ان کی میں نے جو شکل دیکھی- بعینہٖ وہی شکل تھی جو میں نے اس وقت دیکھی جب وہ مجھے ملے- اس وقت آسمان کی کھڑکی کھلی اور میں نے دیکھا کہ فرشتے سیٹھ صاحب پر نور پھینک رہے ہیں- ان کے بیعت کرنے پر مجھے خوشی ہوئی کہ میرا خواب پورا ہو گیا- وہ اتنا وقت اور اتنا روپیہ (دعوت) احمدیت کے لئے صرف کرتے ہیں کہ کوئی اور فرد نہیں کرتا-" (الفضل ۷-۱-۳۴)

مساعی دعوت الی اللہ دعوت الی اللہ کا کام انگریزی اردو گجراتی لٹریچر کی طباعت و اشاعت اور ہندوستان بھر کے مختلف اخبارات میں اشتہار دینے سے نیز خط و کتابت کے ذریعہ کیا- آپ کے قریباً نصف صدی کے عدیم المثال قلمی جہاد سے دور دراز کے مربیان کو مدد ملی- آپ نے ۸۰۰۰ سے زائد صفحات پر مشتمل کتب اور کتابچوں کے علاوہ اشتہارات اور ٹریکٹ شائع کئے- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی انمول تالیف "...... اصول کی فلاسفی" کے تراجم ۹ زبانوں میں آپ نے شائع کئے- اس بارے میں اولیت کا طغرائے امتیاز آپ ہی کو حاصل ہوا-

گوشوارہ اشاعت لٹریچر آپ نے اردو- گجراتی- تلنگی- کنڑی ہندی- مرہٹی- انگریزی- سندھی- فارسی اور گورمکھی دس زبانوں میں ۶ لاکھ ساٹھ ہزار کتب پر مشتمل تقریباً ساڑھے پانچ کروڑ صفحات اور سات زبانوں میں قریباً ساڑھے سترہ لاکھ اشتہارات پر مشتمل قریباً ساڑھے چونتیس لاکھ صفحات شائع کئے- گویا جملہ قریباً ۶ کروڑ صفحات- ان میں سے اردو میں قریباً پونے چار لاکھ کتب اور دس لاکھ اشتہارات اور انگریزی میں قریباً ۳ لاکھ کتب اور ۵ لاکھ اشتہارات اور گجراتی میں چوالیس ہزار کتب اور دو لاکھ اشتہارات شائع کئے- اس تفصیل سے ہی کام کی عظمت اور وسعت کا علم ہوتا ہے-

آپ نے ۱۸ مارچ ۱۹۱۵ء کو ۱/۶ حصہ کی وصیت کی- اور فوراً ہی حصہ جائیداد ادا کر دیا- بعد میں وصیت بڑھا کر ۱/۳ کر دی جو ایک انتہائی حد ہے- آپ کے مالی حالات خراب ہونے پر حضرت امام جماعت الثانی کی طرف سے مورخہ ۹-۶-۱۹۵۶ء کو تحریر کیا گیا "ایک دوست نے لکھا ہے- کہ آپ کی مالی حالت بہت کمزور ہوتی جا رہی ہے- آپ بہت زیادہ چندہ دیتے رہے ہیں- فی الحال آپ بقایوں اور اگلا چندہ دینے کا خیال چھوڑ دیں تو یہ بات پسندیدہ ہوگی"

حضرت سیٹھ صاحب نے مورخہ ۲۶-۲-۶۲ کو وفات پائی- اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے-

---

JAPAN - KOBE UPDATE

کوبے میں زلزلہ کے بعد سب سے پہلے احمدی رضاکار امداد کو پہنچے

لندن: ۲۷- فروری ۱۹۹۵ء مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر جاپان کوبے اپ ڈیٹ پروگرام میں جاپانی رضاکار مسٹر میوشی سے گفتگو کی- آج کی گفتگو کا موضوع زلزلے کی قبل از وقت اطلاع اور بعد کے حالات ہیں- مکرم راشد صاحب نے بتایا کہ آج اس قدر سائنسی ترقیات کے باوجود زلزلے کی قبل از وقت اطلاع کو صحیح طور پر معین نہیں کیا جا سکتا- اگر ایسا ممکن ہو تو زلزلے کے نقصانات سے بہت حد تک بچا جا سکتا ہے-

مکرم راشد صاحب نے مسٹر میوشی سے پوچھا کہ کیا بڑے زلزلے کے بعد اب بھی چھوٹے زلزلوں کے آنے کا سلسلہ جاری ہے-

مسٹر میوشی نے بتایا کہ چھوٹے زلزلوں کا سلسلہ اب بھی جاری ہے- اور قدرے بڑا زلزلہ بھی کبھی کبھی آ جاتا ہے- اگر پہلے پتہ چل جائے تو بچاؤ کا انتظام کیا جا سکتا ہے-

مکرم راشد صاحب نے کہا زلزلہ کے عالمی ماہرین سے درخواست ہے کہ وہ پوری ہمت سے اپنا کام جاری رکھیں تاکہ زلزلے کی پیشگی اطلاعات کے نظام کو بہتر بنایا جا سکے-

مسٹر میوشی نے ضمناً کہا کہ ایک سال قبل عین اس دن جس دن کوبے میں زلزلہ آیا' اسی روز امریکہ کے شہر لاس اینجلز میں بھی زلزلہ آیا تھا-

مکرم راشد صاحب نے کہا کہ یہ باتیں جاپان اور امریکہ کے زلزلے میں ملتی جلتی ہیں- جب تک سائنس مزید ترقی نہیں کر جاتی اور زلزلے کا پیشگی علم نہیں ہو جاتا- اس وقت تک طوعی خدمت کرنے والے رضاکاروں کی ضرورت باقی رہے گی- مسٹر میوشی نے کہا کہ احمدیہ رضاکار کوبے کے زلزلے کے بعد سب سے پہلے موقع پر پہنچے اور سخت صدمے کے شکار جاپانی افراد کی خدمت کر کے بے شمار دعائیں حاصل کیں احمدی رضاکار مرد و زن کوبے کے شہریوں کی امید پر پورے اترے-

مکرم راشد صاحب نے کہا کہ آپ کا بہت بہت شکریہ آپ نے ایسا فراخ دلانہ تبصرہ کیا ہے اور دلی محبت کے جذبات کے ساتھ احمدی رضاکاروں کی خدمات کی تعریف کی ہے- یہ بات ہمارے لئے اور ہمارے رضاکاروں کے لئے قابل فخر سرمایہ حیات ہے- احمدی رضاکار اس پر جس قدر بھی فخر کریں کم ہے-

اس پر مسٹر میوشی نے بے تکلفی سے جذباتی رنگ میں کہا کہ میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں- آپ کی طرف سے ایسی بات سن کر ہماری آج کی ساری تھکاوٹ دور ہو گئی ہے-

مکرم راشد صاحب نے بتایا کہ مسٹر میوشی ان رضاکاروں میں شامل ہیں جو احمدیہ کیمپ سے منسلک ہو کر دن رات خدمت خلق میں مصروف ہیں-

مکرم راشد صاحب نے بتایا کہ مسٹر میوشی نے انہیں بتایا کہ اس وقت تھوڑی دیر کے بعد جاپان کے ایک ٹی وی پروگرام میں ایک فلم بہت تفصیل کے ساتھ احمدیہ کیمپ کے بارے میں دکھائی جا رہی ہے- راشد صاحب نے کہا کہ آپ شوق سے یہ پروگرام دیکھیں- اسے ریکارڈ بھی کریں اور پھر ہمیں بھجوائیں تاکہ ہم بھی اس سے لطف اندوز ہو سکیں-

---

جس قدر انسان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کی مخلوق کے ساتھ شفقت سے پیش آتا ہے اسی قدر اس کی عمر دراز ہوتی ہے- اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا ہے اور اس کی زندگی کی قدر کرتا ہے- لیکن جس قدر وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہ اور لاابالی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا- (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

"اگر تم نے تمام باتوں میں خدا تعالیٰ کی رضامندی کو مقدم رکھا اور مدت دراز کی تمام عادتوں کو بدل دیا تو یاد رکھو کہ بڑے ثواب کے مستحق ہو- عادت کو چھوڑنا آسان بات نہیں- دیکھتے ہو کہ ایک افیونی یا جھوٹ بولنے والے کو جو عادت پڑ گئی ہوئی ہوتی ہے اس کا بدلنا کس قدر مشکل ہے- اس لئے جو اپنی عادت کو خدا تعالیٰ کے واسطے چھوڑتا ہے تو وہ بڑی بات کرتا ہے- یہ نہ سمجھو کہ عادت چھوٹی ہو یا بڑی ایک عرصہ تک انسان جب گناہ کرتا ہے تو اس کے قویٰ کو ایک عادت اس کے کرنے کی ہو جاتی ہے- تو کیا تمہارے نزدیک اسے چھوڑ دینا کوئی چھوٹی بات ہے؟ جب تک کہ انسان کے اندر ہمت استقلال نہ ہو تب تک یہ دور نہیں ہو سکتی"-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

کتابیں پڑھنے والے بھی مختلف مزاج کے ہوتے ہیں۔ کسی کو تاریخ کی کتابیں پڑھنے کا شوق ہے کسی کو سائنس کی اور کسی کو کسی اور مضمون میں اتنی دلچسپی ہے کہ وہ زیادہ تر اسی مضمون کی کتابیں پڑھتا ہے۔ مجھے سوانح حیات کی کتابیں پڑھنے کا شوق ہے۔ اس لئے کہ وہ زندگی کے ایسے واقعات ہوتے ہیں جس میں کسی دوسرے شخص کے خیالات یا تصور کا اثر نہیں ہوتا۔ انسان جیسی زندگی بسر کرتا ہے اسے اپنے سوانح حیات میں پیش کر دیتا ہے۔ یا دوسرے لوگ بھی کسی اور کی سوانح حیات لکھتے ہیں وہ بھی یہ کوشش کرتے ہیں کہ ان میں کوئی افسانوی رنگ نہ آئے۔ اسی طرح مجھے بڑے بڑے آدمیوں کے انٹرویوز میں دلچسپی ہے۔ انٹرویو لینے والا مختلف پہلوؤں سے بات کرتے ہوئے کئی ایسے کونے کھدرے واضح کروا لیتا ہے جو عام طور پر انسان کو پیش کرنے کا موقعہ نہیں ملتا۔

روزنامہ جنگ میں سابق چیف جسٹس انوار الحق کا آخری انٹرویو شائع ہوا ہے۔ جسے میں نے دلچسپی سے پڑھا ہے اور میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی ہے۔ کہ اس انٹرویو کو جسٹس انوار الحق کی زندگی کے اہم لمحات کا حصہ ہونے کی وجہ سے آپ کی خدمت میں بھی پیش کیا جائے۔ جنگ نے یہ سرخیاں لگائی ہیں۔

(۱) عدلیہ سمیت دیگر اداروں کو سب سے زیادہ نقصان ضیاء الحق نے پہنچایا۔

(۲) بھٹو کیس میں فیصلہ سے ضمیر پر کوئی بوجھ نہ تھا۔ اپیل ضیاء الحق کی ڈکٹیشن پر نہیں' قانون کے تحت مسترد کی۔

(۳) ملکی حالات دیکھ کر آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں۔ لیڈروں کو نیا نظام لانے سے متعلق کچھ پتہ نہیں۔

(۴) آج بھی انگریزوں کے ذہنی غلام ہیں۔ سیاست دان اور بیوروکریٹس ذاتی مفاد کو قومی مفادات پر ترجیح دیتے ہیں۔

(۵) قائداعظم کے بعد کوئی ایسا حکمران نہیں آیا جسے ملک اور عوام کے مفاد سے کوئی دلچسپی ہو۔

(۶) آٹھویں ترمیم نواز شریف نے ختم کی نہ بے نظیر نے۔ آج ہر ادارہ حکومتی دباؤ کا شکار ہے۔

ان خبروں کے لئے متن کی عبارت درج ذیل ہے۔

لاہور (ریاض شاکر) سابق چیف جسٹس آف پاکستان شیخ انوار الحق نے کہا بھٹو کیس کے فیصلے کی وجہ سے ان کے ضمیر پر کوئی بوجھ نہیں۔ انہوں نے سزائے موت کے خلاف ذوالفقار علی بھٹو کی اپیل قانون کے مطابق مسترد کی تھی۔ ضیاء الحق کی ڈکٹیشن پر نہیں۔ اپنی وفات سے چند روز قبل جنگ سے خصوصی بات چیت میں سابق چیف جسٹس نے کہا کہ پاکستانی معاشرہ اور عدلیہ سمیت دیگر اداروں کو سب سے زیادہ نقصان ضیاء الحق نے پہنچایا تھا۔ اگر وہ کچھ عرصہ اور زندہ رہ جاتے تو شائد پاکستان میں جمہوریت کبھی بھی بحال نہ ہوتی۔ شیخ انوار الحق نے کہا کہ ہم نے انگریزوں اور ہندوؤں کی غلامی سے نجات پانے اور مسلمانوں کے لئے علیحدہ وطن لینے کے لئے اپنی جانوں عزتوں کی قربانیاں دیں۔ آج جب ہم اپنے ملک کے حالات دیکھتے ہیں تو ہماری آنکھیں خون کے آنسو روتی ہیں "کہ کیا ہم نے ایسے پاکستان کے لئے قربانیاں دی تھیں۔ آج جسے دیکھو نظام بدلنے کا نعرہ لگاتا ہے۔ مگر پاکستان میں کیا نظام لانا ہے۔ اس بارے میں کسی لیڈر کو کوئی پتہ نہیں۔ ہم آج بھی ذہنی طور پر انگریزوں ہی کے غلام ہیں۔ سیاست دانوں کی ذہنیت بدلنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے سیاست دانوں سمیت بیوروکریسی کی ذہنیت ایسی ہے کہ وہ ذاتی مفادات کو قومی مفادات پر ترجیح دیتے ہیں۔ آج ہمارے ملک میں قائداعظم محمد علی جناح جیسا کوئی "سپر سٹار" نہیں ہے۔ جو زیادہ پیسے والا ہوتا ہے۔ وہ اسمبلی میں پہنچ جاتا ہے۔ ہمارے سیاست دان قائداعظم کے بنائے ہوئے اصولوں سے مکمل طور پر ہٹ چکے ہیں۔ سابق چیف جسٹس نے کہا کہ قائداعظم کے بعد سے آج تک ایسا کوئی حکمران نہیں آیا جسے پاکستان اور پاکستان کے عوام کے مفاد سے دلچسپی ہو۔ کل بھی ہم نعرے لگاتے تھے۔ اور آج بھی لگاتے ہیں۔ کہ آئین میں آٹھویں ترمیم ختم کر دیں گے۔ مگر عملاً اس بات سے کچھ نہیں ہوتا۔ نہ نواز شریف نے اور نہ ہی بے نظیر بھٹو نے آٹھویں ترمیم ختم کی اور نہ ہی عدلیہ کی آزادی کو نقصان پہنچانے والی شقوں کو ختم کیا۔ عدلیہ پر حکومتی دباؤ کے بارے ایک سوال کے جواب میں شیخ انوار الحق نے کہا کہ آج ہر ادارہ حکومتی دباؤ کا شکار ہے۔

سپریم کورٹ کے سابق چیف جسٹس شیخ انوار الحق کے یہ خیالات قابل غور بھی ہیں اور ہمیں اس بات کی طرف بھی توجہ دلاتے ہیں کہ ہمیں اپنے ملک کے حالات کے لئے دردمند دل سے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو بہتر زندگی بسر کرنے کے لئے بہتر نظام اور نظام کو چلانے والے بہتر افراد مہیا کرے۔

ہمیں یا ہے کہ ایک دفعہ حضرت امام جماعت الثالث ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے خط میں فرمایا تھا کہ حالات اتنے خراب ہیں کہ ہمیں چاہئے کہ اپنے لئے جو دعائیں کرنی ہیں وہ آج کل نہ کریں بلکہ دعاؤں کا سارا زور پاکستان کی بہتری کے لئے لگائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دعا کی بھی توفیق دے اور ہماری دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے پاکستان کے حالات کو بہتر بنادے۔

Moral Guide for students کا ترجمہ بالاقساط طلباء کے لئے شائع کیا جارہا ہے

طلباء کے لئے اخلاقی گائیڈ

INDEPENDECNCE

آزادی

آپ ایک آزاد ملک کے شہری ہیں ایک وقت ایسا تھا جب یہ ملک آزاد نہیں تھا دوسرے ملک کے کچھ لوگ ہم پر حاکم تھے۔ انہوں نے ملک کو ترقی دینے کے لئے کچھ کوشش کی۔ لیکن جیسا کہ یہ قدرتی بات ہے وہ جس زاویے سے ملک کو ترقی دینے کے خواہش مند تھے۔ وہ اس سے بہت مختلف تھا جس سے ایک آزاد ملک کے شہری اس کو ترقی دینا چاہیں گے۔ انہوں نے وہی کچھ کیا جو کہ ان کے اپنے مفاد میں ضروری اور مقدم تھا۔ چاہے اس ملک کے باشندے اس کو پسند کرتے تھے یا نہیں۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ یہ بات ملک کے رہنے والوں کے لئے نہایت نقصان دہ تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے یہ ملک آزاد ہو گیا۔

اب اپنے ملک کے لوگ ہی اپنے ملک پر حکومت کرتے ہیں۔ ان کے دلوں میں ملک کا مفاد افضل و اعلیٰ ہے۔ وہ جو بھی منصوبے پراجیکٹ یا سکیمیں بناتے ہیں وہ ملک کے لوگوں کی ترقی کے لئے بنائی جاتی ہیں۔

یہ عین ممکن ہے کہ ملک کے کسی حصے کے لوگ (آپ اس کو ریجن 'صوبہ' ریاست' یا جو کچھ بھی چاہیں کہہ لیں) ان سے دوسرے علاقے کے لوگوں سے پہلے مستفید ہو جائیں۔ لیکن فائدہ بہرحال ملک ہی کے لوگوں کو پہنچتا ہے۔ کیا آپ اس بات کو سمجھتے ہیں کہ آزادی حاصل کر لینا بہت بڑی بات ہے۔ اس کے لئے آپ کو اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ اور اپنی زندگی کے ہر مرحلے پر اپنے ملک کی آزادی کے استحکام کے لئے آپ جو کچھ بھی کر سکتے ہیں آپ کو کرنا چاہئے آپ کو اپنی تمام صلاحیتیں (جن کو ہمیشہ بہتر سے بہتر بنانے کی کوشش آپ کو جاری رکھنی چاہئے) اپنے ملک کی خدمت کے لئے وقف کر دینی چاہئیں۔

آپ کو چاہئے کہ اپنی قابلیت کی انتہا تک اپنے ملک کی خدمت کریں۔ آزادی کو زیادہ سے زیادہ Sweet بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

EXCERCISE

ورزش

بچپن اور نوجوانی وہ زمانے ہیں جن پر بقیہ تمام زندگی کا انحصار ہوتا ہے۔ اگر آپ ایک صحت مند بچے ہیں اور آپ کی نوجوانی بھی طاقت اور مضبوطی سے بھرپور ہے تو امید کی جا سکتی ہے کہ آپ اپنی بقیہ زندگی اچھی صحت کے ساتھ گزار سکیں گے۔ بلاشبہ بیماری کسی وقت بھی کسی انسان پر قبضہ کر سکتی ہے لیکن اس صورت میں بھی آپ کا جسم مضبوط اور توانا ہے تو یہ بیماری آپ پر بہت زیادہ اثر نہیں کر سکے گی۔ کیونکہ آپ کے پاس دفاع کی قوت موجود ہوگی۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ اپنی صحت کو اچھی حالت میں کیسے رکھیں۔ یہ بات جان لینا آپ کے لئے بہت ضروری ہے سب سے اہم عناصر جو کہ اچھی صحت کا ذمہ دار ہوتے ہیں وہ متناسب غذا (اس کے لئے آپ کے ماں باپ کو غور کرنا چاہئے) اور جسمانی ورزش ہیں مجھے علم ہے کہ آپ سکول میں ورزش کرتے ہیں۔ شائد آپ والی بال' فٹ بال کرکٹ یا ہاکی جیسی گیموں میں سے بھی کسی میں حصہ لیتے ہوں۔ اس حد تک یہ بالکل درست ہے۔ لیکن آپ اس سے زیادہ کچھ کر سکتے ہیں اور درحقیقت آپ کو اس سے زیادہ کا اہتمام کرنا چاہئے۔ آپ کو صبح سویرے ورزش کرنی چاہئے۔ کھلی فضا میں جائیے وہاں پیدل چلئے پھر تھوڑا دوڑیئے۔ صبح کی ہوا کو اپنے سینے میں زور سے اندر کھینچئے اور باہر نکالئے۔ ایک دیوار کے سامنے کھڑے ہو کر اور اس کے ساتھ اپنے ہاتھ لگائیے اور اس کو دبایئے گویا کہ آپ اس کو دھکیل رہے ہیں۔ آپ اس کو دھکیل تو نہ سکیں گے لیکن آپ کے بازو اور آپ کا سینہ اس عمل سے ضرور طاقتور ہوں گے۔ آپ سیدھے کھڑے ہو سکتے ہیں اور پھر جھکئے لیکن خیال رہے کہ آپ کی ٹانگوں میں خم نہ آئے بلکہ اس عمل میں سیدھی رہیں۔ اور اس طرح اپنی ہاتھ کی انگلیوں سے پاؤں کی انگلیوں کو چھونے کی کوشش کریں۔ ان کے علاوہ بھی آپ اور بہت سی مشقیں کر سکتے ہیں چاہئے کہ جسمانی ورزش آپ کی ایک عادت بن جائے۔

جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شئے ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انور ندیم علوی

دانائی - گم شدہ چیز

اگر انسان اپنی زندگی' اپنے گھر' اپنے معاشرے اور اپنے ملک کی بہتری کے لئے سوچے تو اسے کوشش کرنی چاہئے کہ اچھی چیز' جہاں سے بھی ملے' اسے اپنی گم شدہ چیز سمجھ کر اپنے پلے باندھ لے اور اس سے فائدہ حاصل کرے۔ چھوٹے چھوٹے واقعات' چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی اگر انسان سیکھنا چاہے تو بہت کچھ سیکھ سکتا ہے اور اس سے اچھے نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

پہلی دفعہ ۱۹۸۶ء میں دوسری دفعہ ۱۹۸۸ء میں لندن جانے کا موقعہ ملا۔ پانچ روز ٹلفورڈ میں گزارنے کے بعد خاکسار اپنے ایک عزیز کے ہاں مڈل سیکس کے علاقے میں ٹھہرا ہوا تھا۔ رات سونے کے لئے اپنے کمرے میں جانے سے پہلے وہ مجھے کہنے لگے کہ صبح آٹھ بج کر سات منٹ پر نکلیں گے۔ میں نے اس "باٹا ریٹ" قسم کے ٹائم پر تعجب کا اظہار کیا تو کہنے لگے کہ صبح آٹھ بجے ایک موکل آرہا ہے۔ پانچ منٹ میں اسے فارغ کرکے چلے چلیں گے۔ صبح آٹھ بج کر پانچ منٹ پر ایک صاحب آئے۔ پانچ منٹ لیٹ ہونے پر اس قدر معذرت کی گویا پانچ منٹ نہیں پانچ گھنٹے لیٹ ہو گئے ہوں۔ پھر پانچ منٹ کی تاخیر والے مسئلے کو اس طرح حل کیا گیا کہ کھڑے کھڑے ان کو کاغذات دیئے گئے۔ فیس وصول کی اور آٹھ بج کر سات منٹ پر ہم واقعی گھر سے نکل رہے تھے۔

ہیتھرو ائیرپورٹ پر پہنچنے کے لئے ابھی میں پلیٹ فارم پر پہنچا ہی تھا کہ ٹیوب اسٹیشن سے ٹرین روانہ ہو گئی۔ میری طرح ایک انگریز خاتون بھی بڑی حسرت سے ٹرین کو جاتا دیکھ رہی تھی۔ میرے منہ سے بے اختیار نکل گیا "ہم چند منٹ کے فرق سے رہ گئے ہیں" اس خاتون نے فوراً تصحیح کی "چند منٹ کے فرق سے نہیں البتہ چند سیکنڈ کے فرق سے" وقت کی اہمیت اس چھوٹے سے فقرے نے مجھ پر اس طرح عیاں کر دی کہ میں نے اسے گمشدہ چیز سمجھ کر پلے باندھ لیا۔

لندن میں ایک جگہ بھرے بازار میں ایک بوڑھے انگریز نے میرے آگے بھیک کے لئے ہاتھ پھیلایا۔ میں نے پرس کھول کر مناسب کرنسی کی تلاش شروع کی۔ ابھی یہ مرحلہ طے نہ ہوا تھا کہ دفعتاً دو تین اچھے بھلے انگریز عقاب کی طرح لپکے اور اس بوڑھے کو قریباً کھینچتے ہوئے مجھ سے دور لے گئے۔ ان کی اس قومی سوچ نے ایک بوڑھے شخص کے لئے بھی یہ گوارا نہ کیا کہ وہ بھیک مانگے۔

یوں ہی چہل قدمی کرتے کرتے ایک ٹیوب اسٹیشن کے قریب زیبر اکراسنگ پر خاکسار کھڑا ہو گیا کہ تھوڑی دور ایک کار آرہی تھی۔ موٹر کے انگریز ڈرائیور نے گاڑی روک لی اور مجھے اشارہ کیا کہ میں پہلے گزر جاؤں۔ مجھے جلدی بھی نہیں تھی اور میں صرف سیر سپاٹے کے لئے پھر رہا تھا اس لئے میں نے اسے اشارہ کیا کہ وہ پہلے گزر جائے مگر وہ کھڑا رہا۔ اس کا اصرار تھا کہ یہ آپ کا حق ہے کہ آپ یہاں سے پہلے سڑک پار کریں۔ چنانچہ میرے گزرنے کے بعد اس نے اپنی گاڑی چلائی۔ یہاں کی برق رفتاریاں اپنی جگہ مگر پیدل چلنے والوں کے حقوق کا خیال اور احترام مجھے بہت پسند آیا۔

ٹلفورڈ سے آکر مڈل سیکس رات اپنے عزیز کے ہاں ٹھہرا۔ صبح صبح ڈاک میں ایک ٹائپ شدہ پتے والا لفافہ میرے نام تھا۔ میں بڑا حیران ہوا کہ میں نے تو کسی کو یہ ایڈریس نہیں دیا تھا اور ابھی کل ہی میں ادھر پہنچا ہوں یہ خط کہاں سے آگیا؟ کھولنے پر معلوم ہوا کہ یہ اس بینک کی طرف سے ہے جہاں سے میں نے کچھ ٹریولرز چیک پونڈز میں تبدیل کروائے تھے مگر اپنی ساری پونجی قریباً ایک ہزار ڈالر کے ٹریولرز چیک وہیں بھول آیا تھا۔ بینک نے لکھا تھا کہ آپ اپنے ٹریولرز چیک یہاں بھول گئے ہیں وہ حاصل کرلیں۔ اس وقت مجھے یاد آیا کہ ٹریولرز چیک تبدیل کراتے وقت میں نے بینک میں ایک فارم پر کیا تھا جس پر اپنا یہ ایڈریس لکھا تھا۔

لندن قیام کے دوران مجھے ایک دوسرے ملک جانے کا خیال پیدا ہوا۔ لندن میں واقع اس ملک کے سفارت خانے میں میں نے اپنی درخواست جمع کرائی اور مقررہ تاریخ پر انٹرویو کے لئے گیا۔ مجھے چند سوال انہوں نے کرنسی اور قیام کے بارہ میں کئے پھر پوچھا آپ کا ٹکٹ کہاں ہے؟ میں نے کہا وہ تو میری رہائش گاہ پر پڑا ہے۔ اگر کہیں تو میں لے آؤں۔ سفارت خانے کی خاتون افسر نے کہا "ٹھیک ہے اس کی ضرورت نہیں" اور مجھے ویزا دے دیا۔ بعد میں مجھے پتہ چلا کہ اصل میں ٹکٹ سے ان کی مراد ویزا والے ملک کا ریٹرن ٹکٹ تھا جو کہ میرے پاس نہیں تھا بلکہ میں اسے پاکستان ریٹرن ٹکٹ سمجھتا رہا۔ لیکن صرف میرے لہجے کے اعتماد کو دیکھ کر انہوں نے میرا واپسی کا ٹکٹ دیکھے بغیر مجھے ویزا دے دیا۔

ملازم نہ ملنا بھی ایک نعمت ہے۔ کچھ اس نعمت کا اثر ہے اور کچھ انگریز لوگوں کی عادت ہے کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کو عار نہیں سمجھتے۔ ڈرائیور۔ باورچی۔ مالی یا دوسرے گھریلو کام کے لئے ملازم نہ ہونے کے برابر ہیں۔ یہاں یہ سب کام عموماً خود کرنے پڑتے ہیں۔ میرے اس عزیز کی بیگم صاحبہ اور ان کے بچے یونان چھٹیاں گزارنے گئے ہوئے تھے۔ ہم بس دو فرد تھے مگر مہمان اور میزبان کا فرق مشکل تھا۔ کبھی وہ میرے لئے کھانا بناتے کبھی میں ان کے لئے چائے یا بازار سے سبزی گوشت لے آتا۔ نہ بندہ رہا نہ بندہ نواز۔ محمود ایاز کا فرق مٹتا ہوا محسوس ہوا تو بڑا لطف آیا۔ ریلوے اسٹیشن کے گیٹ پر ٹکٹ کلیکٹر کو میں نے دروازے اور پارٹیشن گلاس صاف کرتے ہوئے خود دیکھا۔ بغیر جھجک کے۔ بلا تکلف۔ لندن میں گھر قریباً قریباً ایک جیسے ہی طرز تعمیر کے ہیں۔ ایک دوسرے ملتے جلتے اور برابر۔ اگر ہاؤس نمبر تبدیل کر دیئے جائیں تو اپنا گھر پہچاننا مشکل ہو جائے۔ ہر چیز ٹاؤن پلاننگ کے قوائد وضوابط کے مطابق نہ کم نہ زیادہ فٹ پاتھ۔ دروازے۔ لان۔ گیراج حتیٰ کہ باہر دروازوں کے ساتھ اگنے والے پھول بھی ایک ہی طرز کے۔ برطانیہ اس وقت ایک چھوٹا سا ملک ہے قریباً اپنے سندھ صوبے کے برابر۔ ماضی میں دنیا کے کئی ممالک پر ناجائز قبضہ کرنے کے باوجود' حیرت ہے اس کے باشندوں میں اپنے ملک کے اندر ناجائز قبضہ یا ناجائز تجاوزات کا رجحان بالکل نہیں ہے۔ شاید دنیا کے بہت سارے ملکوں پر ناجائز قبضہ کرنے اور پھر اسے خالی کر دینے کے بعد ان کی سمجھ میں یہ بات آگئی ہے کہ ناجائز طور پر اپنی حد سے آگے بڑھنا درست نہیں ہوتا۔ آخر میں اتنا ہی کہوں گا کہ ان چھوٹے چھوٹے واقعات میں سے کوئی بھی بات آپ کو پسند آئے اور صحیح سمت میں آپ کی توجہ مبذول کرا سکے تو میں سمجھوں گا کہ میری کوشش رائیگاں نہیں گئی۔

اخبارات کے نام

دی نیوز انٹرنیشنل (۲- مارچ ۹۵ء) میں شائع شدہ ایک خط

دھواں نوشی PASSIVE SMOKING

آپ کے موقر روزنامہ کے ۱۷- فروری ۱۹۹۵ء کے شمارہ میں مسٹر احسن سعید حسن نے جو پر زور اپیل کی ہے۔ وہ ایسی ہے جس کی تمام سگریٹ نہ پینے والوں کو تائید کرنی چاہئے۔

دھواں نوشی کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ سگریٹ نوشی ہی کی طرح خطرناک ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر سگریٹ نوشی کرنے والے شخص کو اس کی اپنی صحت کے متعلق کوئی خطرہ لاحق ہوتا ہے تو وہ اس کے اپنے کئے کا نتیجہ ہے۔ جبکہ سگریٹ نوشی نہ کرنے والے کو اگر اسی قسم کا کوئی خطرہ لاحق ہوتا ہے تو وہ کسی اور کی بیوقوفی کا خمیازہ بھگت رہا ہوتا ہے۔

جہاں تک میرا اپنا تعلق ہے تو میں اس پر زور اپیل سے بھی ایک قدم آگے جانا چاہتا ہوں اور سگریٹ نوشوں سے گزارش کروں گا کہ وہ اپنے اور ان لوگوں کے فائدہ کے لئے جو ان کے اس عمل سے متاثر ہوتے ہیں سگریٹ پینا ترک کر دیں۔ اور جہاں تک سگریٹ نوشی کی عادت ترک کرنے کا تعلق ہے۔ تو اس کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہئے کہ سگریٹ نوشی کو آہستہ آہستہ ترک کرنے والا خیال کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکا۔ پہلے گراف ضرور نیچے آنا شروع ہو جاتا ہے لیکن یکایک یہ پھر بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے اگر کسی نے سگریٹ نوشی ترک کرنی ہے تو اسے فوراً اس کا فیصلہ کرنا چاہئے سگریٹ نوشی ترک کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اس کو ایک دفعہ اور ہمیشہ کے لئے ترک کیا جائے۔

نسیم سیفی

اللہ تعالیٰ نے انسانی پیدائش کی علت غائی صرف اپنی عبادت رکھی ہے

ایسے بنو کہ تا تم پر خدا تعالیٰ کی برکات اور اس کی رحمت کے آثار نازل ہوں۔ وہ عمروں کو بڑھا بھی سکتا ہے مگر ایک وہ شخص جس کا عمر پانے سے مقصد صرف ورلی دنیا ہی کے لذائذ اور حظوظ ہیں اس کی عمر کیا فائدہ بخش ہو سکتی ہے؟ اس میں تو خدا کا حصہ کچھ بھی نہیں۔ وہ اپنی عمر کا مقصد صرف عمدہ کھانے کھانے اور نیند بھر کے سونے اور بیوی بچوں اور عمدہ مکان یا گھوڑے وغیرہ رکھنے یا عمدہ باغات یا فصل پر ہی ختم کرتا ہے وہ تو صرف اپنے پیٹ کا بندہ اور شکم کا عابد ہے۔ اس نے تو اپنا مقصد و مطلوب اور معبود صرف خواہشات نفسانی اور لذائذ حیوانی کو ہی بنایا ہوا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے انسان کے سلسلہ پیدائش کی علت غائی صرف اپنی عبادت رکھی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

فرقہ واریت کے اعداد و شمار

بم دھماکوں اور فرقہ واریت کی آگ نے ۵۳۱۔افراد کو نگل لیا' ۳۵۴۰ زخمی ۸۷ سے ۹۴ تک ۱۰۹۲ واقعات ہوئے' پنجاب میں تین سال میں سنی فرقہ کے ۲۷ ہلاک ۳۵۱ زخمی جبکہ شیعہ فرقہ کے ۵۵ ہلاک اور ۲۴۱ زخمی ہوئے ۸۷ء میں بم دھماکوں کے ۱۰ واقعات میں ۱۳۹ افراد ہلاک ہوئے کشمیری بازار پنڈی ۱۸۔افراد لاہور میں علامہ احسان الٰہی سمیت ۱۹ افراد کی ہلاکت ۲ بڑے سانحہ تھے

۱۹۸۸ء ٹیکسلا اور شاہ عالمی میں مہلک بم دھماکے ۱۹۸۹ء فاروق آباد' راولپنڈی کے علاوہ بڑا دھماکہ اکبری گیٹ میں ہوا' ۹ افراد لقمہ اجل بنے

۱۹۹۰ء جھنگ دہلی گیٹ 'فروٹ منڈی کے علاوہ تیز گام میں ۸ مسافر اور بھاٹی اریا میں ۹۔افراد ملتان شجاع آباد میں بھی ۱۲۔افراد ہلاک ہوئے ریل کار بم دھماکہ میں ۸ فیصل آباد میں ۳' سیالکوٹ منی بس میں ۷۔افراد بم دھماکوں کی نذر ہو گئے جبکہ لاہور میں ایرانی سفارت کار صادق گنجی کا قتل ہوا ۱۹۹۱ء سینما گھروں کو نشانہ بنایا گیا۔مون لائٹ تاج اور خورشید سینما پنڈی میں بم دھماکہ سے ۶ جاں بحق ہوئے پسرور میں ویگن اور گجرات میں تانگہ مسافر مارے گئے۔

راولپنڈی کے ایک پرائیویٹ کلینک میں ۱۰ اجیا موسیٰ میں ۶ وزیر آباد ریلوے سٹیشن ۵۔افراد فیصل آباد ٹرین میں ۷ ملتان امام بارگاہ دو افراد جاں بحق ہوئے۔

۹۳۔۱۹۹۲ء ایک بارود فیکٹری میں ۷ افراد سیالکوٹ میں ۴ جامع القاسم ۳' کامونکی اور کوٹ رادھا کشن میں بس بم دھماکے ابو بکر مسجد ۵۔افراد ہلاک ہو گئے ۱۹۹۴ء شہر سلطان جامع مسجد میں ۵۔افراد خانیوال میں ایک گجرات میں بس دھماکے ۱۴' رائل ہوٹل میں ۳' سیالکوٹ میں ۱۶ افراد مسجد لوئر مال میں ۳ جاں بحق ہو گئے

حکومت نے رپورٹ کی روشنی میں ایک خصوصی سیل تشکیل دیا ہے جو منصوبہ بندی کرے گا رپورٹ میں "را" اور دوسرے غیر ملکی ہاتھوں کو بھی بے نقاب کیا گیا

(روزنامہ جنگ ۲۸ فروری ۱۹۹۵ء)

بیعت سے اصل مدعا یہ ہے کہ اپنے نفس کو اپنے رہبر کی غلامی میں دیکر وہ علوم اور معارف اور برکات اس کے عوض میں لیوے جن سے ایمان قوی ہو اور معرفت بڑھے۔اور خدا تعالیٰ سے صاف تعلق پیدا ہو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

پی آئی ڈی لاہور کے ڈائریکٹر جنرل اکرام اللہ صاحب اخبار جنگ میں اپنے ایک کالم میں دیگر امور کے علاوہ کہتے ہیں :-

قندیل -- ایک کالم

مجھے یہ کہنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ آج پاکستان افسوس ناک حد تک ہی نہیں تشویشناک حد تک فرقہ پرستی کی لعنت میں گرفتار ہے کراچی بے گناہ انسانوں کا مقتل بنا ہوا ہے مسجدوں اور امام بارگاہوں میں انسانوں کو قتل کیا جا رہا ہے مذہبی گروپس آپس میں برسرپیکار ہیں ایک دوسرے کے مذہبی رہنماؤں کو قتل کیا جا رہا ہے تاجر اور دکاندار اشیائے خوردنی میں ملاوٹ کے مرتکب ہو رہے ہیں کم تولنے کا مرض عام ہے قانون شکنی لوگوں کا معمول بن گیا ہے دوسروں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنا برا نہیں سمجھا جاتا ہے کوئی دوسرے کی زبان اور ہاتھ سے محفوظ نہیں۔ غیبت لوگوں کا معمول بن گیا ہے رواداری' تحمل 'بردباری صبرو استقلال سے معاشرہ محروم ہو تا جا رہا ہے ہر طرف لوٹ کھسوٹ دوسروں کی حق تلفی کا بازار گرم ہے معاشرے سے سکون اور اطمینان رخصت ہو گیا ہے مسجدیں آباد ہیں کاروبار ترقی پر ہے لوگ نمازیں بھی ادا کرتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں حج اور عمرہ بھی ادا کرتے ہیں لیکن ساتھ ساتھ دوسروں کے حقوق بھی غصب کرتے ہیں۔چوری ڈکیتی قتل واغواء کی وارداتیں بھی ہو رہی ہیں ایک مذہبی فرقے کے لوگ دوسرے فرقے کے لوگوں کو برداشت نہیں کرتے کفر سازی کے فتوے لگائے جاتے ہیں اگرچہ عبادت گاہوں پر حملوں میں غیر ملکی ایجنٹ اور دہشت گرد بھی شامل ہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ مذہبی گروہوں کے بعض افراد بھی ان واقعات میں ملوث پائے گئے ہیں جن کے ثبوت حکومت کے پاس موجود ہیں محراب و منبر جہاں سے لوگوں کی تعلیم و تربیت کا پیغام ملنا چاہئے تھا وہاں سے مذہبی منافرت پھیلانے کا کام بھی جاری ہے۔بعض علمائے کرام مذہبی اختلافات کو فروغ دینے میں مصروف ہیں۔نبی کریم ﷺ کا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ آپ کا حسن سلوک ہی اسلام کے بدترین مخالفوں کو دائرہ اسلام میں لے آیا لیکن کیا آج ہمارے اندر ایسا کوئی نمونہ پایا جاتا ہے؟ انتہا پسندی ہمارے اکثر مذہبی طبقوں کا وطیرہ بن گیا ہے جس کی وجہ سے بیرونی دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کے متعلق طرح طرح کی غلط فہمیاں پیدا ہو رہی ہیں اور مسلمان خود ہی اسلام کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں معاشرے میں مذہبی فرقہ واریت نے خوفناک شکل اختیار کر لی ہے ایک طبقہ دوسرے سے صرف ہتھیاروں کی زبان میں بات کرنا چاہتا ہے کوئی نہیں سمجھتا کہ ہمارا مشترکہ دشمن کون ہے ہمیں کس کے خلاف متحدہ محاذ بنانا ہے۔مذہبی گروہ ایک دوسرے کے خلاف ہی محاذ قائم کرتے ہیں اپنی توانائیاں ضائع کر رہے ہیں رزق حلال کا تصور اپنی اہمیت کھو چکا ہے رشوت چور بازاری مصنوعی گرانی' ذخیرہ اندوزی ملاوٹ' جھوٹ مکرو فریب' غیبت' حق تلفی' کام چوری اخلاقی اقدار کی پامالی' مذہب کے نام پر قتل' انتشار و افتراق چھینا جھپٹی' ہر کام میں بد دیانتی جھوٹ مکرو فریب فرض ناشناسی کمزور افراد پر بالادست افراد کا ظلم و ستم دھوکہ دہی غلط بیانی غرض وہ کون سی برائی ہے جس نے معاشرے کا حلیہ بگاڑنے میں اپنا کردار ادا نہیں کیا۔اخوت و محبت کے رشتے کمزور سے کمزور تر ہوتے جا رہے ہیں خود غرضی اور نفسا نفسی کا مرض عام ہے احترام و تقدس کا تصور ماند پڑتا جا رہا ہے اخلاقی قدریں دم توڑ چکی ہیں تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایک طرف ہمارا دعویٰ مسلمانی ہماری نمازیں حج اور عمرے ہیں اور دوسری طرف حالت ہے کہ معاشرہ ہر لحاظ سے کرپٹ ہو چکا ہے ہر برائی اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے قانون کا احترام ختم ہو گیا ہے ہم صرف مسلمانی کے دعوے پر زندہ ہیں لیکن آخر کب تک کیا ہم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتمام حجت کا انتظار کر رہے ہیں۔سابقہ قوموں اور امتوں کی تباہی کی داستانیں ہمارے سامنے ہیں قرآن حکیم کی تلاوت کرتے وقت بھی ہم یہ داستانیں پڑھتے ہیں کیا ان داستانوں پر ہمارا ایمان ہے اگر ایمان ہے تو پھر ہماری زندگیوں میں انقلاب کیوں نہیں آتا کیوں اپنے آپ کو بدل نہیں پا رہے ہم کیوں صراط مستقیم پر چلنے کی زحمت نہیں کرتے کہیں ایسا تو نہیں کہ خدا اور قرآن پر ہمارا اعتقاد محض رسمی رہ گیا ہو اس کا جواب ہمیں اپنے اعمال میں تلاش کرنا چاہئے۔

اس کالم کے اختتام سے پہلے میں مسلمانان پاکستان کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلہ کی طرف مبذول کرانا چاہوں گا جس کا تعلق سیاست سے ہٹ کر محض اسلام کے ان نظریات پر غور اور عمل کرنے کی ضرورت ہے جو جناب رسالت مآب ؐ نے میثاق مدینہ میں امت کو عطاء فرمائے تھے۔توہین رسالت کیس کے حالیہ فیصلہ کے بعد میثاق مدینہ کے اعلیٰ اور ارفع نظریات کو ٹھیس پہنچانے اور اسلامی اقدار کو مغرب کی نظروں میں گرانے کے لئے اندر ہی اندر مذہب کے نام پر سازشوں کی ایک زہریلی کھچڑی پکائی جا رہی ہے تاکہ عیسائی اقلیت مسلمانوں سے نہ صرف بدظن ہو جائے بلکہ اپنے آپ کو پاکستان میں غیر محفوظ سمجھنے لگے یہ پاکستان اور اسلام دونوں پر بہت بڑا ظلم ہو گا۔ہر فرقہ اور مکتب فکر کے علماء کو اس سازش کا سختی اور سنجیدگی سے فوری نوٹس لینا ہو گا جہاں عشق رسول ؐ ہر مسلمان کی متاع حیات ہے وہاں ساتھ ہی تمام اقلیتوں اور خصوصاً اہل کتاب

باقی کالم ۴ پر

بقیہ کالم ۴

کا تحفظ مملکت پاکستان کے تمام شہریوں اور حکومت اسلامی کا فریضہ ہے اس فریضہ سے فرار یا کوتاہی پاکستان کی قومی سلامتی کو تباہی کے گڑھے کی طرف دھکیلنے کے مترادف ہو گی۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۷۔مارچ ۱۹۹۵ء)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر - ایم اے ابلاغیات

کھیل اور کھلاڑی

اپنے علاقوں میں کھیلوں کو فروغ دیجئے کیونکہ کھیل ایک تفریح ہی نہیں بلکہ اس سے آپ نہ صرف اپنی صحت کی ضمانت دے سکتے ہیں بلکہ ایک صحت مند معاشرے کے قیام میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ہمارے موجودہ امام الرابع باقاعدگی سے سیر فرماتے ہیں۔

اب کھیلوں کے بارہ میں اہم واقعات کی خبریں پیش ہیں۔

سکواش عالمی نمبر ایک پاکستان کے جان شیر خان نے اپنی کامیابیوں کے سلسلہ کو جاری رکھتے ہوئے پرتگال اوپن کے فائنل میں انگلینڈ کے پیٹر مارشل کو شکست دے کر یہ ٹائٹل جیت لیا۔ کوارٹر فائنل میں جان شیر کا مقابلہ ہم وطن زرق جہاں خان سے ہوا تھا۔ اب جان شیر کے لئے اسی ماہ ہونے والی برٹش اوپن سب سے اہم ٹورنامنٹ ہوگا۔ جس کے لئے وہ پرامید دکھائی دیتے ہیں۔ پاکستان گذشتہ تیرہ برس سے یہ ٹائٹل حاصل کر رہا ہے۔

اتھلیٹکس سپین کے شہر بارسلونہ میں ورلڈ ان ڈور اتھلیٹکس کے مقابلے ہوئے اس میں دنیا کے کئی نامور کھلاڑیوں نے شرکت نہیں کی۔ اختتام پر انتظامیہ کی طرف سے اعلان کیا گیا کہ آئندہ کھلاڑیوں کو انعامی رقوم دی جائیں گی۔

باکسنگ امریکہ کے شہر لاس اینجلس میں عالمی ہیوی ویٹ کے ٹائٹل کے لئے امریکہ کے رڈرک بو (Bowe) اور برطانیہ کے ہربی ہائیڈ کے درمیان مقابلہ ہوا جس میں Bowe نے ہربی کو ناک آؤٹ کر کے عالمی ہیوی ویٹ چیمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کر لیا۔

کرکٹ (۱) بھارت کے شہر بمبئی میں بڑی عمر کے ریٹائرڈ کھلاڑیوں کا ورلڈ ماسٹر کرکٹ ٹورنامنٹ کھیلا گیا۔ اس میں چھ ممالک کی ٹیموں نے شرکت کی جن میں بھارت کے علاوہ ویسٹ انڈیز' انگلینڈ' آسٹریلیا' ساؤتھ افریقہ اور سری لنکا شامل تھے۔ فائنل میں ویسٹ انڈیز نے بھارت کو ہرا کر اپنی نوعیت کا پہلا ٹورنامنٹ جیت لیا۔ ویسٹ انڈیز کی قیادت معروف باؤلر جیول گارنر نے اور انڈیا کی قیادت سنیل گواسکر نے کی۔ اس ٹورنامنٹ میں کرکٹ کے مایہ ناز کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ تیسری پوزیشن ساؤتھ افریقہ نے حاصل کی۔

(۲) پاکستان کی کرکٹ ٹیم اپریل میں ہونے والے پیپسی ایشیا کپ میں شرکت کرے گی۔ پاکستان کے معروف بلے باز جاوید میانداد نے کہا ہے کہ وہ مکمل طور پر فٹ ہیں اور ان کی خدمات ملک کے لئے پیش ہیں۔

(۳) آسٹریلیا کی ٹیم ان دنوں ویسٹ انڈیز کے دورہ پر ہے جبکہ سری لنکا نیوزی لینڈ کا دورہ کر رہی ہے۔

(۴) پوائنٹس کے لحاظ سے کرکٹ کے کھلاڑیوں کی نئی رینکنگ جاری ہوئی ہے جس کے مطابق پاکستان کے بلے باز انضمام الحق اور باؤلر وقار یونس بلے بازی اور باؤلنگ میں دوسرے نمبر پر آگئے ہیں۔ بیٹنگ میں ترتیب یوں ہے :۔(۱) جیمی ایڈمز (ویسٹ انڈیز) (۲) انضمام الحق (۳) برائن لارا (ویسٹ انڈیز) (۴) سچن ٹنڈلکر (بھارت) (۵) سٹیو واہ (آسٹریلیا)۔

باؤلنگ میں پہلے پانچ باؤلرز کی ترتیب یوں ہے :۔(۱) ایمبروز (ویسٹ انڈیز) (۲) وقار یونس (۳) شین وارن (آسٹریلیا) (۴) ہیتھ سٹریک (زمبابوے) (۵) ڈی ویلیرز (ساؤتھ افریقہ)۔ وسیم اکرم کا آٹھواں نمبر ہے۔ اسی طرح بیٹنگ میں سلیم ملک آٹھویں نمبر پر ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم محمد نواز صاحب آف جرمنی ابن محترم محمد طفیل صاحب آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کا نکاح عزیزہ محترمہ غزالہ یاسمین صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب آف گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بعوض پینتیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۳ مارچ ۱۹۹۵ء کو محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب ایڈووکیٹ قائد مجلس خدام الاحمدیہ گھٹیالیاں نے پڑھا احباب کی خدمت میں رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ بنت حافظ حامد علی صاحب قوم گگے زئی نے ۱۹۱۸ء میں فیض اللہ چک ضلع گورداسپور سے وصیت کی تھی۔ اگر خود اعلان پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دی جاوے۔ کیونکہ وصیت کے بارہ میں خط و کتابت کرنی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

اعلان دارالقضاء

○ (سید منور حسین شاہ صاحب بابت ترکہ سید محمد باقر شاہ صاحب)

مکرم سید منور حسین شاہ صاحب کوارٹر نمبر ۷۹ تحریک جدید ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد محترم سید محمد باقر شاہ صاحب خوشنویس ۱۹۹۳ء میں وفات پاگئے ہیں۔ ان کے نام مکان قطعہ نمبر ۶/۱۱ محلہ دارالنصر غربی رقبہ ایک کنال الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا اس مکان کے شرعی طور پر حصے کر دیں۔ اور سب کو برابر کا شرعی حصہ دلوا دیں۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم سید جعفر صادق صاحب (بیٹا)
۲۔ مکرمہ سیدہ امتہ القیوم صاحبہ (بیٹی)
۳۔ مکرمہ سیدہ بشریٰ صاحبہ (بیٹی)
۴۔ مکرمہ سیدہ امتہ الکلثوم صاحبہ (بیٹی)
۵۔ مکرمہ سیدہ طاہرہ صاحبہ (بیٹی)
۶۔ مکرمہ سیدہ طیبہ نسیم صاحبہ (بیٹی)
۷۔ مکرمہ سیدہ صادقہ صاحبہ (بیٹی)
۸۔ مکرم سید مبشر حسین شاہ صاحب (بیٹا) (وفات یافتہ)
۹۔ مکرمہ سیدہ فاطمہ صاحبہ (بیٹی)
۱۰۔ مکرم سید منور حسین شاہ صاحب (بیٹا)
۱۱۔ مکرم سید صفدر حسین شاہ صاحب (بیٹا)
۱۲۔ مکرم سید اکبر حسین شاہ صاحب (بیٹا)
۱۳۔ مکرم سید طاہر حسین شاہ صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

گمشدگی

○ ایک عدد سائیکل سہراب جو ہلکے سبز رنگ کی ہے مورخہ ۹۵-۳-۶ کو بیت النصرت دارالرحمت وسطی ربوہ سے کوئی صاحب غلطی سے لے گئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو تو ازراہ کرم مکرم صدر صاحب عمومی ربوہ کو مطلع کریں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۲۹۹۵۰ میں طلعت سلطانہ زوجہ طاہر احمد صاحب قوم رندھاوا پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۸۷ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۱۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زیورات طلائی دس تولہ مالیتی۔ ۴۰۰۰۰ ہزار روپے۔ اور حق مہر۔ ۱۰۰۰۰ ہزار روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ طلعت سلطانہ چک نمبر ۸۷۔ ج ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر۱ طاہر احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ منظور احمد وصیت نمبر ۳۱۷۷۲۔ چچا موصیہ۔

مسل نمبر ۲۹۹۵۱ میں نور محمد بٹ ولد محمد بخش بٹ قوم بٹ پیشہ مزدوری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۹/۳۰ دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۹-۲۴ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نور محمد بٹ ۱۹/۳۰ دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر۱ مرزا عبدالسمیع وصیت نمبر ۱۱۴۳۵ گواہ شد نمبر۲ خواجہ محمد اکرم دارالرحمت وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۹۹۵۲ میں سکینہ بیگم زوجہ نور محمد بٹ قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۹/۳۰ دارالرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۹-۲۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔ ۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سکینہ بیگم ۱۹/۳۰ دارالرحمت وسطی ربوہ گواہ شد نمبر۱ مرزا عبدالسمیع وصیت نمبر ۱۱۴۳۵ گواہ شد نمبر۲ امتہ النصیر وصیت نمبر ۲۳۸۳۵۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 16- مارچ-1995ء
آج صبح سے بادل چھائے ہیں
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ پیپلز پارٹی بھی دو گروپوں میں تقسیم ہو گئی ہے۔ پارٹی کی تاحیات چیئرپرسن بیگم نصرت بھٹو نے اپنے بیٹے مرتضیٰ بھٹو کو پیپلز پارٹی "شہید بھٹو گروپ" کا عبوری چیئرمین نامزد کر دیا ہے۔ ان کا حکم کنونشن میں پڑھ کر سنایا گیا جو سخت حفاظتی انتظامات میں ۷۰ کلفٹن کراچی میں منعقد ہوا۔ مرتضیٰ بھٹو کی بحیثیت چیئرمین تقرری کا والہانہ انداز میں خیر مقدم کیا گیا۔ بیگم نصرت بھٹو کنونشن میں شریک نہیں ہوئیں لیکن ان کا اختیار نامہ پڑھ کر سنایا گیا۔ کنونشن کے بینرز پر بھٹو کا قاتل امریکہ، بھٹو ازم کو سلام، بھٹو ازم زندہ باد کے نعرے درج تھے۔ کنونشن میں بھٹو کیس کی دوبارہ تحقیقات کرانے کا مطالبہ کیا گیا۔

○ سینٹ میں کراچی کے مسئلے پر بحث کرتے ہوئے سینیٹروں نے بتایا کہ کراچی میں ڈرگ مافیا کے ۱۵۔ اڈے ہیں۔ تھانے ان اڈوں کی کمائی سے چل رہے ہیں۔ حکومت کو ان کے نام بتا دیئے ہیں۔ ایم کیو ایم کے سینیٹر آفتاب شیخ نے بتایا کہ ان سب باتوں کے باوجود گرفتار ہمیں ہی کیا جائے گا۔ سابق وفاقی وزیر مسٹر اقبال حیدر نے کہا کہ اگر الطاف حسین کے خلاف مقدمات واپس لئے گئے تو پھر شیخ رشید اور چوہدری شجاعت کے خلاف بھی مقدمات واپس لینے ہوں گے۔ پیپلز پارٹی کے سینیٹر شیخ رفیق نے کہا کہ مقدمات واپس لینے کا مطالبہ کرنے والے یہ ثابت کر رہے ہیں کہ سب کچھ ایم کیو ایم کروا رہی ہے۔

○ وزیراعظم نے کشمیر ڈیکلریشن پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اس طرح کشمیر کمیٹی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان کی کوششوں سے مسئلہ کشمیر پر تمام سیاسی جماعتوں نے مشترکہ اور متفقہ موقف کا اظہار کر دیا ہے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ بے نظیر اور مرتضیٰ میرے بچے ہیں۔ میں نے ہمیشہ انہیں متحد کرنے کی کوشش کی ہے۔ میری کوششیں جلد رنگ لائیں گی اور بہن بھائی میں صلح ہو جائے گی۔

○ دو روزہ ایکو سربراہ کانفرنس کا اختتام پر مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ ۳۰ کروڑ عوام کی خوشحالی کے لئے ایکو ممالک اپنی ذمہ داریاں پوری کریں گے۔ مواصلات تجارت توانائی اور ماحولیات پر خصوصاً توجہ دی جائے گی۔

○ وزیراعظم نے امریکہ جانے والا وفد مختصر کر دیا۔ پہلے اس وفد میں کے ارکان کی تعداد ۱۰۱ تھی جس کو کم کر کے ۲۹۔ کر دیا گیا ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ صرف ان ماہرین کو ساتھ لے کر جائیں گی جن کے شعبوں میں امریکہ کے حکام سے بات چیت ہونی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے مطالبہ کیا ہے کہ ایم کیو ایم کے الطاف حسین کے خلاف جعلی مقدمات ختم کئے جائیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکمران خود ڈرگ مافیا کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈرگ مافیا اور بنیاد پرستی کا نعرہ لگا کر امریکہ کو خوش کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ڈالروں کا سیلاب لانے والے اب دوسرے ممالک کا رخ کر رہے ہیں۔ ملکی حالات ایسے رہے تو پھر ملک کا اللہ ہی حافظ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو تباہی کے غار میں دھکیلنے والوں کے خلاف کارروائی نہ کی گئی تو جواب دہی کے تیار رہنا ہو گا۔

○ کراچی کے حالات پر احتجاج کرتے ہوئے آل پاکستان بزنس کنونشن کے تاجروں نے ۲۵۔ مارچ کو ملک بھر میں ہڑتال کا اعلان کیا ہے اس روز ملک میں ہر قسم کی ٹرانسپورٹ بند رہے گی۔ کنونشن میں مطالبہ کیا گیا کہ سندھ کے صدر اور وزیراعلیٰ استعفیٰ دے دیں فوج کو کراچی میں دفعہ ۲۴۵ کے تحت اختیارات دیئے جائیں۔

○ امریکہ کی ہدایت پر پاکستانی خفیہ ایجنسیوں میں آپریشن کلین اپ کیا گیا۔ امریکہ افغان جہاد میں حصہ لینے والے عرب باشندوں کے خلاف کارروائی کرنا چاہتا تھا لیکن نواز شریف حکومت نے اس کی مخالفت کی۔ ایک پاکستانی افسر نے کہا کہ ۹۳ء کے انتخابات کے بعد اب حالات تبدیل ہو گئے ہیں۔ اب امریکہ ہم سے خوش ہے۔

○ پنجاب کے گورنر نے کہا ہے کہ فرقہ واریت کے خلاف آپریشن میں کسی بے گناہ کو گرفتار نہیں کیا جائے گا۔

○ عدلیہ میں نئے ججوں کی تقرری پر کھلے عام تنقید کا سپریم کورٹ نے نوٹس لیتے ہوئے چیف جسٹس نے دو فاضل جج صاحبان مسٹر جسٹس محمد منیر خان اور جسٹس مختار احمد جونیجو کو ابتدائی تحقیقات کے لئے نامزد کر دیا ہے۔ فاضل جج صاحبان اس امر کا جائزہ لیں گے کہ ایسی صورت میں کیا کارروائی کی جا سکتی ہے۔ دونوں جج صاحبان کو اس سلسلے میں متعلقہ مواد مہیا کر دیا گیا ہے۔

○ سابق وائس چیف آف آرمی سٹاف جنرل کے ایم عارف کی سربراہی میں ایک غیر سرکاری وفد نئی دہلی پہنچا ہے جو اہم بھارتی افراد سے پاک بھارت معاملات پر گفتگو کر رہا ہے وفد میں سینئر بیوروکریٹ اور دانشور شامل ہیں۔ اس سے پہلے بھی ایسے وفود دونوں ملکوں کے درمیان آتے جاتے رہے ہیں جس سے تلخی کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

○ وزارت داخلہ، دفاع اور خزانہ سمیت کئی اہم وفاقی وزارتوں نے انٹی کرپشن نے اربوں روپے کے قرضے معاف کرانے والوں کی فہرستیں طلب کی تھیں مگر کمیشن کو بتایا گیا کہ بینکنگ رولز کے تحت ایسا کرنا ممکن نہیں ہے۔ وزیراعظم کو اس صورت حال سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔

○ افغانستان سے سڑک کے ذریعے تجارت پر پابندی کا نوٹیفکیشن ابھی جاری ہی ہوا ہے کہ تین ارب روپے کے سامان کی افغانستان ترسیل کی خصوصی اجازت دے دی گئی ہے۔

○ گورنر پنجاب سے شیعہ اور سپاہ صحابہ دونوں تنظیموں کے اراکین نے الگ الگ ملاقات کی۔ دونوں تنظیموں نے شکایت کی ان کے بے گناہ افراد کو پکڑا جا رہا ہے جبکہ دوسری تنظیم کے لوگوں کو نہیں پکڑا جا رہا۔

○ واپڈا کے کارکنوں نے جدید ترین منافع بخش پاور سٹیشنوں کی نج کاری کے فیصلہ کے خلاف پرامن جلوس نکالے۔ جلوس کئی شہروں میں نکالے گئے۔ مظاہرین نے واپڈا کے یونٹوں کی مجوزہ نج کاری کو واپس لینے کا مطالبہ کیا۔

○ کنٹرول لائن پر سیماری سیکٹر میں بھارتی فوج کی فائرنگ سے ایک شہری شہید ہو گیا۔ ٹیٹوال اور بور سیکٹر میں پاکستانی اور بھارتی افواج کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ہوا۔

○ امریکہ نے کراچی کے قونصلیٹ جنرل میں سفارتی عملہ کم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ امریکہ نے ایران کے ساتھ ہر قسم کی تجارتی سرگرمی سے امریکی کمپنیوں کو منع کر دیا ہے۔ صدر امریکہ نے کہا کہ امریکی کمپنی کا معاہدہ دہشت گردی کی حمایت ہے۔ ایران کی مدد خطرناک اور نقصان دہ ہے۔

○ سلامتی کونسل نے عراق کے خلاف اقتصادی پابندیاں جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ۱۵۔ رکنی سلامتی کونسل میں سے کسی بھی رکن نے پابندیاں اٹھانے کی حمایت نہیں کی۔

مرض اٹھراء کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھراء
۲۰ گرام ۲۵ روپے، ۶۰ گرام ۷۵ روپے
۱۰۰ گرام ۱۲۵ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون 04524-212434 فیکس - 534

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بنک ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد
ڈاکٹر عبدالغفور زاہد صاحب۔ سرگودھا

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نزد پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

شدید ناقابل برداشت درد
PAINS CURATIVE SMELL
پینز کیوریٹو سمیل سے منٹوں میں ختم۔ آرام نہ آئے تو 24 گھنٹے میں واپس
نوٹ: ہر قسم کی دواؤں کے استعمال کے دوران بھی سونگھی جا سکتی ہے
فی شیشی: ۲۰/ روپے۔ اچھے ہومیوپیتھک و میڈیکل سٹورز سے یا مع ۱۵ روپے ڈاک خرچ
کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ سے طلب کریں
فون :- 04524-211283 } 771
فیکس :- 04524-212299

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت ۱۰،۰۰۰/ ڈش ۶ فٹ مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن ۲۱۔ مال روڈ لاہور
فون: 7226508 - 355422 } 7135175